Est. 1939 ABC CERTIFIED

بلوچستان کے عوام کا بے باک ترجمان بلوچستان کا قدیم ترین اردو روزنامہ

روزنامہ

# نعرۂ حق

Daily Nara-e-Haq Quetta

کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر: 706

چیف ایڈیٹر: عصمت اللہ کاکڑ

Daily.naraehaq@gmail.com

جلد نمبر 84 | 15 جمادی الاول 1448 | منگل 27 اکتوبر 2026 | قیمت 6 روپے | شمارہ نمبر 214


## سرکاری مومنین غیر ضروری تاخیر کا خاتمہ اور بروقت فیصلوں کو یقینی بنانا گورننس کی ترجیح ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

ڈیجیٹلائزیشن کے عمل میں تمام متعلقہ محکموں کے درمیان موثر رابطہ کاری اور معلومات تبادلہ کے طریقہ کار کو حتمی شکل دی جائے تاکہ اصلاحاتی اقدامات کو مقررہ اہداف کے مطابق آگے بڑھایا جائے، جدید ٹیکنالوجی کے موثر استعمال کے ذریعے عوامی انتظامی نظام کو زیادہ شفاف، فعال اور عوامی ضروریات سے ہم آہنگ بنایا جائے گا، میر سرفراز بگٹی

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت سرکاری خدمات کی فراہمی میں بہتری اور ڈیجیٹل اصلاحات سے متعلق اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں صوبے کے سرکاری محکموں میں ڈیجیٹل نظام کے نفاذ اور انتظامی امور کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا، اجلاس کو بتایا گیا کہ بلوچستان کے 28 سرکاری محکموں میں ای فائلنگ کے نظام کے تحت ایک لاکھ 83 ہزار سے زائد ای فائلز نمٹائی جا چکی ہیں، جبکہ سرکاری امور میں مزید تیزی، شفافیت اور موثر فیصلہ سازی کے لیے تحریری ڈیجیٹل ورکفلو سسٹم کا عمل بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ ابتدائی مرحلے میں 10 سرکاری محکموں کی سمریز کو ڈیجیٹل نظام پر منتقل کرنے کا آغاز کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے ہدایت کی کہ سرکاری امور کو جدید ڈیجیٹل نظام پر منتقل کرنے کے عمل میں مزید تیزی لائی جائے اور تمام متعلقہ محکمے اس ضمن میں اپنی ذمہ داریاں موثر انداز میں ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری امور میں غیر ضروری تاخیر کا خاتمہ اور بروقت فیصلوں کو یقینی بنانا گورننس کی ترجیح ہے۔

بقیہ نمبر 1 صفحہ نمبر 3

### اسحاق ڈار کا بحرین کے وزیر خارجہ سے ٹیلی فونک رابطہ، دوطرفہ تعلقات اور علاقائی امور پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے بحرین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر عبداللطیف بن راشد الزیانی سے ٹیلی فون پر گفتگو کی جس میں پاکستان اور بحرین کے قریبی

بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 3

### بلوچستان اسمبلی اجلاس، سردار ذوالفقار خان مگسی کی تحریک التوا مسترد، ایجنڈے کے نکتہ نمبر 197 کے تحت پہلے ہی نمٹایا جا چکا ہے، ڈپٹی اسپیکر

کوئٹہ (بیورو رپورٹ) بلوچستان اسمبلی کے اجلاس کے دوران حق دو تحریک کے رہنما رکن صوبائی اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ کی جانب سے سردار ذوالفقار خان مگسی کے خلاف اور "سردار" و "نواب" جیسے الفاظ بولنے اور لکھنے پر پابندی سے متعلق جمع کروائی گئی تحریک التوا کو ایوان میں پیش نہ ہو سکی اور اسپیکر نے اسے قانونی نکات کی روشنی میں نمٹا دیا۔ اجلاس کے

بقیہ نمبر 4 صفحہ نمبر 3

### وزیر خزانہ کی ایتھوپیا کے سفیر سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات سمیت مختلف امور پر تبادلہ خیال

ایتھوپیا کیساتھ اقتصادی تعلقات مزید مستحکم بنانے اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لیے پاکستان کے عزم کا اعادہ

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی وزیر خزانہ و محصولات سینیٹر محمد اورنگزیب نے ایتھوپیا کے ساتھ اقتصادی تعلقات مزید مستحکم بنانے اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات پیر کو یہاں پاکستان میں ایتھوپیا کے سفیر ذاکر عمر حسین ابو بے سے ملاقات میں کہی، ملاقات میں دونوں

بقیہ نمبر 2 صفحہ نمبر 3



وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سمری اوٹیشن کے حوالے سے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

## پاکستان اپنے شہداء کا ہمیشہ مقروض رہیگا، صدر مملکت

شہید نائیک سیف علی جنجوعہ نے وادیٔ کشمیر کے فرزند ہونے کا حق ادا کیا، انکی تاریخی قربانی ان کی دھرتی سے لازوال محبت کا ثبوت ہے، شہداء کا خون، جری جوانوں کا عزم پختہ اور پوری قوم کی دھرتی سے محبت بالاشبہ دوقومی نظریہ وطن، آزادی و سلامتی کے تحفظ اور خودمختاری کی ضمانت ہے، صدر مملکت

ریگی قوم کی جانب سے اور اپنی ذاتی حیثیت میں وطن کے اس بہادر سپوت کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ آزادی کشمیر کے دوران نائیک سیف علی جنجوعہ شہید نے تعداد میں کئی گنا زیادہ اور اضافی وسائل کے حامل دشمن کے شدید حملے کو مستعدی اور دلیری سے ناکام بنایا

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیر اعظم شہباز شریف نے نائیک سیف علی جنجوعہ شہید (نشان حیدر) کی 78 ویں برسی پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ قوم کی جانب سے اور اپنی ذاتی حیثیت میں وطن کے اس بہادر سپوت کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ آزادی کشمیر کے دوران نائیک سیف علی جنجوعہ شہید نے تعداد میں کئی گنا زیادہ اور اضافی وسائل کے حامل دشمن کے شدید

بقیہ نمبر 5 صفحہ نمبر 3

### نائیک سیف علی جنجوعہ شہید کی 78 ویں برسی، مسلح افواج کا خراج عقیدت

نائیک سیف علی جنجوعہ شہید کی قربانی پاک فوج کی جرات اور استقامت کی علامت ہے، آئی ایس پی آر

راولپنڈی (این این آئی) نائیک سیف علی جنجوعہ شہید کی 78 ویں برسی پر مسلح افواج نے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، سربراہ پاک فضائیہ و بحریہ اور کنٹرولر نیشنل اسٹریٹجک کمانڈ جنرل سید عامر رضا نے شہید نائیک سیف کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق 1948 کی جنگ میں نائیک سیف علی جنجوعہ شہید نے بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا، نائیک سیف علی جنجوعہ شہید

بقیہ نمبر 6 صفحہ نمبر 3

### امریکی صدر ٹرمپ نے ایران پر حملہ نہ کرنے کا اعلان کر دیا

میرے پاس ایران سے متعلق دو مختلف فیڈ بیک آئی ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے متضاد ہیں، ایران

واشنگٹن (این این آئی) امریکی صدر ٹرمپ نے ایران پر حملہ نہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ایک پیغام میں ٹرمپ نے کہا کہ ان کے پاس ایران سے متعلق دو مختلف فیڈ بیک ہیں

بقیہ نمبر 11 صفحہ نمبر 3

### پاکستان نے ہمیشہ امن کی کوشش کی، ایران کے ساتھ بھی کشیدگی کم کرنے کی کوشش کی، وزیر اعظم شہباز شریف

پشین میں کیمپس کو جامعہ کا درجہ دینے کی قرارداد اور ڈیرہ غازی اسکول آف ایگریکلچر بل منظور، اجلاس 10 نومبر تک ملتوی

درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہوا، جبکہ ایوان میں ظہور آباد بھی دیکھنے کو ملی۔ اجلاس میں شعبہ پشین میں بلوچستان

بقیہ نمبر 14 صفحہ نمبر 3

### سرکاری نظام کی قرارداد پر اپوزیشن ارکان میں جھوٹ کی NFC اور لیف FWO پر اہم بحث

یونیورسٹی کے سب کیمپس کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دینے، شعبہ انگلش میں پبلک سروس کی تعیناتیوں، میرٹ نظام اور بعد میں ایجنڈے پر ملاقات ہوگی، پٹرولیم لیوی کا خاتمہ نہ ہوا تو نومبر کے وسط میں پوری طاقت سے اسلام آباد مارچ کا آغاز ہو جائے گا، عوام اور کارکن

بقیہ نمبر 3 صفحہ نمبر 3

### غزہ میں بے گناہ فلسطینی اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی شکست کے خوابوں

غزہ (این این آئی) غزہ کے فلسطینی شہری اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی شکست کے خوابوں میں تاہم انہیں اسرائیلی انتخابات سے زیادہ امیدیں وابستہ

بقیہ نمبر 12 صفحہ نمبر 3

### کابینہ کی منظوری کے دوماہ بعد بھی بلوچستان حکومت گندم نہ خریدنے کی وجہ بے اختیار ہو گیا

گندم کی 100 کلو بوری 14 ہزار اور آٹے کی بوری 16 ہزار 300 روپے تک بیچی گئی، ظہور مزمل کاکڑ

خریداری شروع نہ کرسکی، جس کے باعث صوبے میں گندم اور آٹے کا بحران مزید شدت اختیار کر گیا

بقیہ نمبر 26 صفحہ نمبر 3

### ایران سے ملاقات خطے میں کشیدگی کم کرنے کی کوششوں کا حصہ ہے، سعودی عرب

سعودی عہدیدار کے مطابق مکہ مبارکہ کے گرینڈ مفتی عزیز الشیخ سے ملاقات میں کشیدگی کم کرنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں

ریاض (این این آئی) سعودی وزارت خارجہ کے

بقیہ نمبر 27 صفحہ نمبر 3

### عالمی برادری تنازعہ جموں وکشمیر کے منصفانہ حل کیلئے اپنا موثر کردار ادا کرے، شہباز شریف

جنوبی ایشیا میں پائیدار امن واستحکام کا قیام جموں وکشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پُرامن حل کے بغیر ممکن نہیں، شہباز شریف

اسلام آباد (این این آئی) صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیر اعظم شہباز شریف نے عالمی برادری سے جنوبی ایشیا میں پائیدار امن واستحکام کا قیام جموں وکشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پُرامن حل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات پیر کو یہاں پاکستان میں ایٹمی دھماکوں کی یاد میں منعقدہ یوم تکبیر کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ صدر مملکت نے کہا کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت نے خطے میں طاقت کا توازن برقرار رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کسی کے خلاف نہیں ہے۔ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کا مقصد خطے میں امن کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کسی کے خلاف نہیں ہے۔ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کا مقصد خطے میں امن کو یقینی بنانا ہے۔ صدر مملکت

Daily Nara-e-Haq
نعرۂ حق
عصمت اللہ کاکڑ نے الکریم پرنٹرز کوارٹی روڈ نزد چلڈرن ہسپتال سے چھپوا کر بیورو آفس سے شائع کیا۔
موبائل 03214556696

## مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر دو اہم بین الاقوامی اجلاس

پاکستان، ترکیہ، سعودی عرب، مصر، فرانس، جرمنی، اٹلی اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ نے علاقائی تنازعات کے حل کے لیے مذاکرات، سفارت کاری اور کشیدگی میں کمی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ تمام زیر التوا تنازعات کا پائیدار حل اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق مذاکرات کے ذریعے تلاش کیا جانا چاہیے۔ ترکیہ کے شہر استنبول میں ہونے والے اجلاس کے بعد جاری کیے گئے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ وزرائے خارجہ نے امریکا اور اسرائیل کے ایران کے ساتھ تنازع، اسرائیل فلسطین تنازع، غزہ میں دو ریاستی حل کی ضرورت، سعودی عرب اور یمن کی حکومت پر حوثی ملیشیا کے حملوں اور خطے کی اہم بحری گزرگاہوں کی سلامتی سمیت متعدد اہم امور پر تبادلہ؟ خیال کیا۔ پاکستان، ترکیہ، مصر اور سعودی عرب نے مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر اظہار تشویش کرتے ہوئے امن کے لیے سفارتی کوششیں جاری رکھنے پر اتفاق کیا اور چاروں ممالک نے فلسطین میں دو ریاستی حل پر جلد عمل درآمد؟ مذاکرات کرتے ہوئے کہا ہے کہ متبوضہ بیت المقدس کی قانونی اور تاریخی حیثیت تبدیل کرنے کی کوششیں بند کی جائیں۔ علاوہ ازیں، امریکا، اسرائیل اور ایران کے تنازع میں شہریوں، شہری تنصیبات اور جہازوں کو نشانہ بنانے سے گریز کیا جائے۔ استنبول میں ہی پاکستان، ترکیہ، مصر اور سعودی عرب پر مشتمل ریجنل فوریا؟ رفورم کے وزرائے خارجہ کا بھی اجلاس ہوا جس کے بعد جاری مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ اجلاس میں چاروں ممالک کے وزرائے خارجہ نے علاقائی صورتحال پر تبادلہ؟ خیال کیا۔ مشرق وسطیٰ اور خطے میں امن واستحکام کے لیے سفارتی کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ حوثی ملیشیا کی کارروائیاں یمن میں انسانی بحران کو مزید سنگین بنا رہی ہیں۔ سعودی عرب پر حوثی ملیشیا کے حملوں، خصوصاً شہریوں اور شہری تنصیبات کو نشانہ بنانے کی مذمت کی گئی۔ مشترکہ اعلامیے میں مزید کہا گیا کہ بحیرہ؟ احمر اور باب المندب میں تجارتی جہازوں پر حوثی حملوں کی مذمت کرتے ہیں۔ حوثی ملیشیا فوری طور پر فوجی کارروائیاں اور حملے بند کرے۔ مشترکہ اعلامیہ میں یمن کی حکومت اور سعودی عرب کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار اور پاکستان میں طے پانے والی مفاہمتی یادداشت کی حمایت کی گئی۔ اعلامیہ میں اس بات کو اجاگر کیا گیا کہ؟ بنائے ہرمز میں محفوظ بحری؟ مدورفت اور جہاز رانی کی؟ زادی ناگزیر ہے۔؟ بنائے ہرمز سے محفوظ اور بلا رکاوٹ بحری؟ مدورفت فوری اور مکمل بحال کی جائے، سمندری راستوں میں رکاوٹیں عالمی سپلائی چینز، توانائی، کھاد اور خوراک کی ترسیل کو متاثر کرتی ہیں۔ اعلامیہ میں یہ بھی کہا گیا کہ قانونی بحری؟ مدورفت میں رکاوٹیں ڈالنے والے اقدامات مسترد کرتے ہیں۔ مشترکہ اعلامیہ میں علاقائی معاملات پر قریبی مشاورت اور رابطہ برقرار رکھنے پر اتفاق کرتے ہوئے کہا گیا کہ اسرائیلی قبضہ خطے اور اس سے باہر عدم استحکام کی بنیادی وجہ ہے۔ علاوہ ازیں، ترک وزیر خارجہ خاقان فیدان نے کہا ہے کہ کسی کے ایران پر حملے کی حمایت نہیں کی۔ اہم بحری راستوں پر خطرات ہیں جس سے ایوسن کی فراہمی اور تجارت متاثر ہو رہی ہے۔ یہ اجلاس ایک ایسے وقت میں منعقد ہوئے جب مشرق وسطیٰ شدید کشیدگی کی لپیٹ میں ہے

## اسلام آباد کا انتظامی مستقبل

ماضی کی چار حکومتوں کے اسلام آباد میں بلدیاتی انتخابات کے انعقاد میں رضامندی نہ ملنے کے بعد الیکشن کمیشن نے گیارہ سال بعد بلدیاتی الیکشن کا شیڈول جاری کر دیا ہے، جس کے تحت رواں سال 20 دسمبر کو بلدیاتی انتخابات منعقد ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ جنرل پرویز مشرف نے ضلعی حکومتوں کے نظام میں بھی ملک میں دو بار مقامی حکومتوں کے انتخابات ہوئے تھے مگر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کو محروم رکھا گیا تھا جہاں کوئی سٹی پارٹی کی 1988ء سے 1999ء تک گیارہ سالوں میں دو دو بار چار حکومتیں رہیں مگر ملک میں بلدیاتی انتخابات ان حکومتی پارٹیوں نے نہیں کرائے اور ملک میں جنرل ضیا الحق حکومت میں تیسری بار بلدیاتی انتخابات 1987ء میں ہوئے تھے۔ 2015ء میں مسلم لیگ کی حکومت میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے؟ ازخود پر پہلی بار جماعتی بلدیاتی انتخابات کرائے گئے تھے جن میں پنجاب اور اسلام آباد میں مسلم لیگ (ن) کے امیدوار بھاری تعداد کامیاب ہوئے تھے اور اسلام آباد میں پہلی بار مسلم لیگ (ن) کا میئر منتخب ہوا تھا جبکہ لاہور ملک کا واحد شہر تھا جہاں کے (ن) لیگی میئر کو سرکاری طور پر لارڈ میئر کہا جاتا تھا۔ جنرل ضیا الحق نے 1979ء کے بلدیاتی انتخابات کے تحت ملک میں تین بار اور جنرل پرویز مشرف نے 2001ء کے بااختیار ضلعی نظام کے تحت دو بار بلدیاتی انتخابات کرائے تھے اور سیاسی حکومتوں میں صرف ایک بار بلدیاتی الیکشن ہوا تھا۔ 2018ء میں پی ٹی آئی حکومت نے اقتدار میں آکر سب سے پہلے پنجاب اور اسلام آباد کے بلدیاتی ادارے توڑ دیے تھے جو چھ لیگی میئروں اور چیئرمینوں کے ساتھ اور سیاسی طور پر پی ٹی آئی حکومت نے ان سب کی جگہ سرکاری ایڈمنسٹریٹر مقرر کیے تھے جن کی برطرفی پنجاب اور اسلام آباد کی ہائی کورٹوں میں چیلنج ہوئی تھی اور اسلام آباد ہائیکورٹ نے میئر اسلام آباد کو بحال کر دیا تھا جنہیں کچھ دنوں بعد تحریک انصاف حکومت نے دوبارہ برطرف کر دیا تھا۔ پی ٹی آئی حکومت نے اقتدار میں آکر پہلے پنجاب اور اسلام آباد کے بلدیاتی سربراہوں کے اختیارات محدود کر دیے تھے جہاں پی ٹی آئی کی وفاقی اور صوبائی حکومتیں تھیں۔ سندھ کے پی اور بلوچستان کے بلدیاتی اداروں نے اپنی مدت مکمل کی تھی جہاں پی ٹی آئی کی کے پی میں صوبائی حکومت تھی مگر کے پی کے بلدیاتی ادارے پی ٹی آئی کے پاس اکثریت میں تھے اور پی ٹی آئی حکومت نے بلدیاتی مدت پوری ہونے پر کے پی میں دو مرحلوں میں بلدیاتی انتخابات کرائے جس کے پہلے مرحلے میں بے پی ٹی آئی نے حکومتی امیدواروں کو ہرایا تھا۔ اسلام آباد میں پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، پھر پی ٹی آئی کی حکومتیں قائم ہوئیں جس کے بعد سولہ ماہ (ن) لیگ پھر چھ ماہ نگراں اور اب ڈھائی سال سے زیادہ عرصہ سے (ن) لیگ کی حکومت ہے۔ الیکشن کمیشن نے کئی بار اسلام آباد میں بلدیاتی الیکشن کے انعقاد کے لیے وفاقی حکومتوں کو کہا مگر حلقہ بندیوں کے بہانے 6 بار بلدیاتی انتخابات نہیں ہونے دیے گئے اور آخری بار صدارتی آرڈیننس کے تحت اسلام آباد کے بلدیاتی انتخابات کروائے گئے اور الیکشن کمیشن کی کوششیں کامیاب نہ ہوئیں اور صدارتی آرڈیننس کی مدت بھی کب کی ختم ہو چکی اور وفاقی حکومت نے مختلف جواز پیش کیے اور بلدیاتی انتخابات نہ ہو سکے۔ وفاقی حکومت نے قومی اسمبلی کے اسلام آباد کے تینوں حلقوں پر مشتمل ناہ ون کونسل بنا کر میئر اسلام آباد پر مشتمل بلدیاتی انتخابات کا بھی اعلان کیا تھا مگر بعد میں وہ بھی منسوخ کر دیا گیا تھا۔ وہ ماہ قبل اگست میں وفاقی وزیر صدیق ملک نے کہا تھا کہ اسلام آباد میں بلدیاتی الیکشن کی بجائے اسلام آباد کو صوبہ بنا کر 21 رکنی صوبائی اسمبلی بنائی جائے گی مگر بعد میں حکومت اسلام آباد کو نیا صوبہ نہیں بنا رہی ہے جس کے بعد الیکشن کمیشن نے 20 دسمبر کو اسلام آباد میں بلدیاتی الیکشن کا شیڈول وفاقی حکومت کی رضامندی کے بغیر جاری کر دیا ہے جس پر عمل کا کوئی امکان نہیں ہے۔ مختلف ملکوں تحت اسلام آباد کے بلدیاتی انتخابات کے وفاقی دارالحکومتوں میں صوبے بھی موجود ہیں۔ واشنگٹن، دہلی اور لندن اس کی واضح مثال ہیں کہ جہاں صوبائی حکومتوں کے علاوہ بااختیار مقامی حکومتیں اور بااختیار میئر بھی وہاں منتخب ہوتے آ رہے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے بلدیاتی ادارے اور میئر مکمل بااختیار اور پاکستان میں برائے نام بااختیار بلدیاتی ادارے منتخب ہوتے رہے کیونکہ یہاں ارکان اسمبلی کو بے اختیار بلدیاتی ادارے پسند نہیں کیونکہ ان ارکان اسمبلی کو غیر قانونی طور پر وترقیاتی فنڈز ملتے آئے ہیں جو ان کو نہیں بلدیاتی اداروں کا حق ہے۔ ارکان اسمبلی کا اصل کام قانون سازی ہے، نالیاں، سڑکیں بنوانا نہیں ہے۔ عوام کے بنیادی مسائل حل کرنا صرف بلدیاتی ادارو قرار دیے جاتے ہیں اور اسمبلیوں کی غیر موجودگی ہمیشہ بلدیاتی اداروں کے فروغ، مقامی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ رہی ہے۔

محمد سعید آرائیں

## مظلوم انسانوں کی عالمی طاقتوں پر فتح

ان کے نزدیک دنیا کا فیصلہ صرف اس بات پر ہوتا ہے کہ کس کے پاس کتنی دولت ہے اور کس کے ہاتھ میں کیسی تلوار ہے۔ یہ تو بالکل ویسی ہی سوچ ہے جسے ہم آج کے دور میں بھی دیکھتے ہیں۔ اور یہیں سے یہ کنفلکٹ براہ راست ہماری آج کی دنیا سے جڑتی ہے۔ ماخذ واضح طور پر ساتویں صدی

### زمرد نقوی

کے عالمی نقشے کو آج کی ماڈرن جیو پالیٹکس سے ملاتا ہے اور ڈاکٹر شریعتی کے مضمون کا شاید یہ سب سے طاقتور حصہ ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ روم اور فارس صرف آپس میں نہیں لڑ رہے تھے بلکہ وہ اس خطے کو اپنے مقصد کے لیے استعمال بھی کر رہے تھے۔ آرمینیا اور جارجیا جیسے علاقوں پر ان کے تنازعات تھے۔ انھوں نے عجیب و غریب سمجھوتے کیے ہوئے تھے۔ کس قسم کے؟ یعنی جارجیا کا گورنر فارس مقرر کر دیا گیا۔ لیکن اصول بازنطینیوں کے مانے گئے۔ اور سب سے خوفناک بات یہ تھی کہ عرب قبائل ان دونوں عالمی طاقتوں کی پراکسی وار یعنی بالواسطہ جنگوں کا ایندھن بن رہے تھے۔ اگر ہم اس پراکسی وارز اور اس نظریہ کو اور ذرا کھل کر بیان کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سپر پاورز خود سامنے آ کر اپنا خون بہانے کے بجائے مقامی لوگوں کو خریدتے کہ ان سے اپنی جنگیں لڑوا رہی تھی۔ بالکل ایسے ہی جیسے آج کے دور میں بڑی طاقتیں غریب ملکوں میں باغی گروہوں کی فنڈنگ کرتی ہیں تاکہ اپنے دشمنوں کو کمزور کر سکیں۔ یہ بالکل صحیح مثال ہے۔ مثال میں غسانتہ قبائل تھے جو بازنطینیوں کے پے رول پر تھے۔ وہ ان کے وفادار تھے اور بازنطینی انھیں استعمال کرتے تھے۔ وسطی عرب کے قبائل کو فارس کی پشت پناہی حاصل تھی انھیں دور بیٹھے بادشاہ اپنی مرضی سے چلاتے تھے۔ تو اس سب کا مطلب کیا ہے۔ ڈاکٹر شریعتی یہ ساری تاریخ ہمیں کیوں سنا رہے ہیں۔ کیا وہ یہ فارس کی نہیں تو مادی وسائل کی کمی ان کا راستہ نہیں روک سکی۔ انھوں نے لاکھوں کے لشکروں کو ایسے بکھیر دیا جیسے آندھی ریت کے ٹیلوں کو بکھیر دیتی ہے۔ اور یہی وہ سبق ہے جو آج بھی اتنا ہی سچ ہے جتنا چودہ سو سال پہلے تھا۔ کہ جب کوئی گروہ مادی خوف سے آزاد ہو کر ایک سچے نظریے پر اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کے طاقتور ترین محلات کی بنیادیں ہلا سکتا ہے۔ شریعتی کی طرح سوچتے ہیں۔ وہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ ہماری بقاء اور ہماری ترقی کسی نہ کسی سپر پاور کے ساتھ الحاق کر لینے میں ہی ہے۔ وہ مادی طاقت سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ ہاں۔ وہ مادی طاقت اور ٹیکنالوجی کو دیکھ کر مرعوب ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو مالی طور پر کمزور ہیں وہ کبھی تاریخ بدل ہی نہیں سکتے۔ لیکن تاریخ نے اس بات کو غلط ثابت کیا۔ سچی طاقت کا سرچشمہ سپر پاورز کی غلامی یا ان کے ہتھیاروں پر انحصار کرنے میں نہیں ہے۔ سچی طاقت اس نظریاتی پختگی میں ہے جو عمار؟ نے صحرا میں سیکھی جو بلال؟ کی زبان سے احد کی صورت میں نکلا اور جو پیغمبر؟ نے اپنے پیروکاروں کے دلوں میں راسخ کیا۔ جب جب وہ مظلوم گروہ اس یقین پر پختہ گیا کہ حتمی طاقت صرف اللہ کی ہے اور کسی روم یا فارس کی نہیں تو مادی وسائل کی کمی ان کا راستہ نہیں روک سکی۔ انھوں نے لاکھوں کے لشکروں کو ایسے بکھیر دیا جیسے آندھی ریت کے ٹیلوں کو بکھیر دیتی ہے۔ اور یہی وہ سبق ہے جو آج بھی اتنا ہی سچ ہے جتنا چودہ سو سال پہلے تھا۔ کہ جب کوئی گروہ مادی خوف سے آزاد ہو کر ایک سچے نظریے پر اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ دنیا کے طاقتور ترین محلات کی بنیادیں ہلا سکتا ہے۔ شریعتی کی نظر میں طاقت کبھی صرف ہتھیاروں کا نام نہیں رہی۔ یہ ہمیشہ سے ارادے اور یقین کا کھیل رہا ہے۔ ہم نے ا؟ ج کے اس علمی سفر میں واقعی ایک بہت طویل فاصلہ طے کیا ہے۔ ہم نے اس دور کے عالمی نقشے کو سمجھا جہاں مغرور دانشور محض رسٹم کی کہانیاں سنا کر اس نظریاتی طوفان کو روکنا چاہتے تھے۔ اور اس پورے مطالعے کا نچوڑ دیکھا جائے تو یہی ہے کہ انسانی روح کی طاقت کے سامنے بڑی سے بڑی مادی طاقت بھی گھٹنے ٹیک دیتی ہے۔ جب کوئی مقصد زندگی سے بڑا ہو جائے تو موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اور جس انسان یا گروہ سے موت کا خوف ختم ہو جائے تو اسے کوئی سپر پاور کنٹرول نہیں کر سکتی۔ کیا کمال کی بات ہے۔ اس گہری اور معلوماتی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے سننے والوں کے سامنے ایک ایسا سوال شریعتی رکھنا چاہتے ہیں جس میں ماخذ پر براہ راست بات نہیں ہوئی۔ لیکن یہ سوال ان تمام واقعات کے بین السطور میں چھپا ہوا ہے۔ وہ کیا سوال ہے؟ ہم نے اکثر سنا ہے کہ تاریخ ہمیشہ طاقتور فاتحین کے قلم سے لکھی جاتی ہے تو ذرا تنہائی تاریخ کے تاریک اور کمشدہ صفحات میں ایسی کتنی ہی چھوٹی اور بظاہر کمزور تحریکیں ہوں گی جو ہمیشہ کے لیے مٹا دی گئیں۔

## وسط مدتی انتخابات، ٹرمپ کی جیت کتنی یقینی ہے؟

افریقہ کی سابق جج، محترمہ نانوی پلے، کے نام کر دیا۔ عالمی سطح پر ٹرمپ کی بعض عالمی ناکامیاں اور نامرادیاں اگلے ماہ، نومبر 2026ء ل کے پہلے ہفتے امریکی وسط مدتی انتخابات (Elections Midterm) کا میدان سجنے جا رہا ہے۔ امریکی سیاست کی دونوں بڑی اور اہم ترین پارٹیاں (ری پبلکن اور ڈیموکریٹ) میدان میں ہیں۔ اس وقت امریکی مرکزی اقتدار میں ری پبلکن پارٹی فائز ہے۔ امریکی صدر، ڈونلڈ ٹرمپ، اسی پارٹی سے ہیں۔ مختلف

### تنویر قیصر شاہد

امریکی سیاسی سروے بتا رہے ہیں کہ ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کی مقتدر پارٹی کی (وسط مدتی انتخابات کے حوالے سے) حالت مضبوط نہیں ہے۔ اور ڈیموکریٹ بلغار کرتے ہوئے ا؟ گے ہی ا؟ گے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ٹرمپ صاحب ان حالات سے خاصے مشوش ہیں۔ وہ دو بار امریکی صدر منتخب ہو چکے ہیں۔ امریکی ا؟ کین کے مطابق: تیسری بار امریکی صدر منتخب ہونا ناممکن ہے۔ اس کے باوجود وہ بار بار بیان دے چکے ہے: اگر میں چاہوں گا تو تیسری مرتبہ بھی انتخابات کے میدان میں اتر سکتا ہوں۔ مگر یہ کہنے کی باتیں ہیں۔ اُن کے کئی ناکام عالمی اقدامات ایک بھیانک تصویر بن کر اُن کے سامنے لہرا رہے ہیں۔ بسیار کوششوں کے باوصف وہ دو بار امن کا نوبل انعام جیتنے میں بُری طرح ناکام ہُوئے ہیں۔ اور یوں اکتوبر کے پہلے ہفتے نوبل امن انعام کمیٹی نے 2026ء ل کا نوبل امن انعام جنوبی کوریا کی ایک خاتون کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹرمپ کی ناکامیوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ایران کے ساتھ جنگ، جو امریکا نے اسرائیل کے ساتھ مل کر 28 فروری 2026ء کو شروع کی تھی، ابھی تک ختم نہیں ہو سکی۔ ایران کے ساتھ امریکا کی جنگ بندی کے لیے پاکستان نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے باوجود ایران کے ساتھ امریکا کا کوئی مستقل امن معاہدہ نہیں ہو سکا۔ ایران کے ساتھ جنگ بندی کے لیے پاکستان نے جو کردار ادا کیا ہے، اس کا اعتراف امریکی صدر نے بھی کیا ہے اور وزیر اعظم شہباز شریف کا شکریہ بھی ادا کیا ہے۔ ٹرمپ کی ناکامیوں کی فہرست میں ایران کے ساتھ جنگ کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ وہ اپنے ہی ملک میں بھی بہت سے محاذوں پر ناکام ہو رہے ہیں۔ ان کی ناکامیوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان کی ناکامیوں کی فہرست میں ایک بڑا نام ان کی اپنی ہی پارٹی کے ایک سینیٹر، جیمز ٹالارائیڈ، کا بھی ہے۔ ٹالارائیڈ نے ٹرمپ کی ناکامیوں کی فہرست میں ایک نیا اضافہ کیا ہے۔ ٹالارائیڈ نے کہا ہے: ”ٹرمپ کی ناکامیوں کی فہرست میں ایک نیا اضافہ ہوا ہے۔ وہ ہے ٹرمپ کا اپنی ہی پارٹی کے ساتھ جھگڑا۔ ٹرمپ کی ناکامیوں کی فہرست میں ایک اور

نقصانِ عہد | 1

خانہ جنگی ناگزیر ہے تاکہ انتظامی معاملات کو زیادہ مؤثر اور تیز تر بنایا جاسکے۔ درویش نے کہا کہ انتخابی کوشش محض شکل نکالنا ہوتی ہے استعمال کا نام نہیں بلکہ یہ سرکاری نظام میں شفافیت، رفتار اور جوابدہی کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ووٹنگ اور انتخابی امور میں بہتری لانے سے درصرف انتظامی کارکردگی میں اضافہ ہوگا بلکہ عوام کو بھی بہتر اور بروقت خدمات فراہم کی جاسکیں گی۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ حکومتی کوشش ہے کہ وہ بتدریج ملک کو ایک روایتی طریقہ کار کی جگہ مؤثر اور جدید ڈیجیٹل نظام اپنانا چاہتی ہے تاہم ضروری ہے کہ اس تبدیلی کا عمل شفاف، قابلِ اعتماد اور تمام متعلقہ فریقوں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسا نظام چاہتے ہیں جس پر ہر شہری کو اعتماد ہو اور جس کے نتائج پر کسی کو شک نہ ہو۔ وزیرِ اعلیٰ بلوچستان نے ہدایت کی کہ انتخابی کمیشن کے عمل میں تمام متعلقہ محکموں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری اور معاونت یقینی بنائی جائے تاکہ یہ اصلاحاتی اقدامات کو مقررہ اہداف کے مطابق آگے بڑھایا جاسکے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جدید ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کے ذریعے صوبائی انتظامی ڈھانچے کو زیادہ شفاف، فعال اور عوامی ضروریات سے ہم آہنگ بنایا جائے گا۔

نقصانِ عہد | 2

ممالک کے درمیان وطرفہ تجارت، سرمایہ کاری، بینکاری روابط اور اقتصادی تعاون، باہمی دلچسپی اور امور عامہ تک رسائی سے متعلق معاملات زیرِ بحث آئے۔ ملاقات میں انتخابیہ کا سیاسی ساخت کاری کی انجارج کالیڈا این ٹیڈ نے بھی موجود تھیں۔ ملاقات کے دوران وزیراعلیٰ بلوچستان نے پاکستان اور انتخابیہ کے اقتصادی ترقی کے تجربات کا تذکرہ کیا اور دونوں ممالک کے معاشی وتاجروں میں مواقع کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرنے اور باہمی تعاون کو مزید مستحکم بنانے کے امکانات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفاقی وصوبائی حکومت کے درمیان مؤثر رابطہ کاری اور ضروریات کے مطابق اقدامات کو یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ ملاقات میں انتخابیہ کے نمائندوں نے بلوچستان کی معدنی، زرعی اور توانائی کے شعبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع سے متعلق بریفنگ دی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے صوبے میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول تشکیل دینے، سرمایہ کاروں کو فروغ کے لیے دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کے بینکاری شعبوں کے درمیان قریبی تعاون کو اہم قرار دیا۔ ملاقات میں علاقائی اور عالمی اقتصادی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا جبکہ باہمی تجارتی تعلقات کے فروغ کے لیے ممکنہ اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

نقصانِ عہد | 3

برادرانہ تعلقات اور کشیر جیتی فورم بالخصوص اقوام متحدہ میں تنہا ان موقع مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سامی رابطے کے پلیٹ فارم ایس پر ترجمان دفتر خارجہ کی پوسٹ کے مطابق دونوں وزرائے

نقصانِ عہد | 4

دوران انتخابی مہم بلوچستان اسمبلی پیپلز پارٹی (پ) عبدالقہار اچکزئی نے روڈ شو کرتے ہوئے بتایا کہ مولانا فضل الرحمٰن بلوچستان کے صوبے سے سرداری نظام کے مکمل خاتمے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے، اور ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اس قرارداد کو ایوان کی کارروائی اور ایجنڈے کا حصہ بنایا جائے گا۔ اچکزئی اسمبلی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اس قرارداد کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر 1976 میں بھی قائداعظم کے مزار پر قائداعظم کی جگہ سوئٹزرلینڈ کے ڈیجیٹل نظام اپنانے کا عزم کیا گیا تھا، لیکن آج تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو اس وقت تک سرداری نظام سے نجات نہیں ملے گی جب تک ان کے بچے تعلیم یافتہ نہیں ہوجاتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کے لیے اپنی زمینیں بیچ دیں، لیکن ہمارے بچے آج بھی ان پڑھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کے لیے اپنی زمینیں بیچ دیں، لیکن ہمارے بچے آج بھی ان پڑھ ہیں۔

نقصانِ عہد | 5

ایران جاری کردہ ویزے اور ویزہ کی کاؤنٹر فیس کی مکمل معافی کا اعلان کیا ہے۔ ٹیک سیف علی جنجوعہ شہید کے لواحقین کی خدمت کے جذبے کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ شہید کے خاندان کی قربانی ہمارے لیے ہمیشہ باعثِ فخر رہے گی۔ ٹیک سیف علی جنجوعہ شہید کے اہلِ خانہ کی ایران آمد پر ان کے قیام، سفر اور دیگر ضروریات کو ترجیحی بنیادوں پر پورا کیا جائے گا۔ ٹیک سیف علی جنجوعہ شہید کے لواحقین کو ایران کے مختلف مقدس مقامات کی زیارت کے لیے خصوصی سہولت فراہم کی جائے گی



یوم سیاہ 27 اکتوبر

# پاکستان اور کشمیر
## مضبوط رشتوں کی زنجیر



### آصف علی زرداری
صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

آج کا دن جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک المناک باب کی شروعات کی یاد دلاتا ہے جب 79 برس قبل بھارتی افواج سری نگر میں داخل ہوئیں اور اس کے اثرات آج بھی اس خطے پر تاریک سائے پھیلا رہے ہیں۔ اس دن سے اب تک جموں و کشمیر کے عوام کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں میں تسلیم شدہ، ناقابل تنسیخ حق خود ارادیت کے حصول سے محروم رکھا گیا ہے۔

بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام نے بے پناہ مشکلات، مصائب اور جبر کا سامنا کیا ہے۔ اس کے باوجود اپنے بنیادی حقوق کے حصول کے لیے ان کی جرات، ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ نسل در نسل دی جانے والی قربانیاں، آزادی، وقار اور انصاف کے حصول کے لیے ان کی مستقل جدوجہد کا روشن ثبوت ہیں۔

بھارت کشمیری عوام کے جائز سیاسی اظہار کو دبانے اور ان کی امنگوں کی ترجمانی کرنے والی آوازوں کو خاموش کرانے کی کھلم کھلا کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ کشمیری سیاسی رہنماؤں، کارکنوں اور انسانی حقوق کے محافظوں کی بدستور طویل قید باعث تشویش ہے۔ یہ صورتحال قانونی تقاضوں کی پاسداری، بنیادی آزادیوں کا احترام اور جموں و کشمیر کی مجموعی گورننس کے حالات پر عالمی برادری کی زیادہ توجہ کے متقاضی ہے۔

5 اگست 2019 سے بھارت نے متنازعہ جموں و کشمیر میں یک طرفہ اقدامات کا ایک سلسلہ اختیار کر رکھا ہے، جن میں بنیادی آزادیوں پر وسیع پیمانے پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔

ان اقدامات نے اس علاقے کی سیاسی، قانونی اور آبادیاتی حیثیت کو متاثر کیا ہے اور جس کی جانب عالمی ضمیر کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

5 اگست 2019 سے بھارت کے متنازعہ جموں و کشمیر میں یک طرفہ اقدامات مسلسل اس بات پر زور دیتے آئے ہیں کہ ان اقدامات سے بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔

جموں و کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف واضح، مستقل اور اصولی ہے۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن، استحکام کا قیام ہمارے مفاد میں ہے۔ جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پرامن حل کے بغیر ممکن نہیں، ایسا حل جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق ہو۔

اس موقع پر، میں اس بے مثال کشمیری عزم و خود اعتمادی اور پرامن کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے حقوق کے حصول کے لیے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ ان کی کوششیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ جبر و استبداد کے ذریعے کشمیری عوام کی امنگوں کو دبایا نہیں جا سکتا۔

یوم سیاہ، جموں و کشمیر کے موقع پر ہمارے عزم میں شدید مطالعہ کا بڑھتے ہوئے عزم میں۔ اپنے بنیادی حقوق کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد اس بات کی یاد دہانی ہے کہ کسی قوم کی امنگوں کو جبر اور تشدد کے ذریعے نہیں دبایا جا سکتا۔ ان کی قربانیاں اور حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد بین الاقوامی برادری کی توجہ کی مستحق ہے۔

اس موقع پر، پاکستان بین الاقوامی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط متنازعہ جموں و کشمیر کے عوام کے لیے، اپنی غیر متزلزل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔ ہم جموں و کشمیر کے عوام کی مسلسل فورمز پر ان کی آواز بلند کرتے رہیں گے اور جموں و کشمیر میں پرامن، منصفانہ حل کی بحالت جاری رکھیں گے۔



### محمد شہباز شریف
وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

آج کا دن جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک المناک باب کی یاد دلاتا ہے جب 79 برس قبل بھارتی افواج سری نگر میں داخل ہوئی تھیں۔ اس کے اثرات آج بھی اس خطے پر تاریک سائے پھیلا رہے ہیں۔ اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں تاکہ عالمی برادری کو یاد دلایا جا سکے کہ کشمیر کا مسئلہ آج بھی حل طلب ہے اور کشمیری عوام اپنے بنیادی حق، یعنی حق خود ارادیت، کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر کے عوام نے بے پناہ مشکلات، مصائب اور جبر کا سامنا کیا ہے۔ اس کے باوجود اپنے بنیادی حقوق کے حصول کے لیے ان کی جرات، ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ نسل در نسل دی جانے والی قربانیاں، آزادی، وقار اور انصاف کے حصول کے لیے ان کی مستقل جدوجہد کا روشن ثبوت ہیں۔

بھارت کشمیری عوام کے جائز سیاسی اظہار کو دبانے اور ان کی امنگوں کی ترجمانی کرنے والی آوازوں کو خاموش کرانے کی کھلم کھلا کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔ کشمیری سیاسی رہنماؤں، کارکنوں اور انسانی حقوق کے محافظوں کی بدستور طویل قید باعث تشویش ہے۔ یہ صورتحال قانونی تقاضوں کی پاسداری، بنیادی آزادیوں کا احترام اور جموں و کشمیر کی مجموعی گورننس کے حالات پر عالمی برادری کی زیادہ توجہ کے متقاضی ہے۔

5 اگست 2019 سے بھارت کے متنازعہ جموں و کشمیر میں یک طرفہ اقدامات کا ایک سلسلہ اختیار کر رکھا ہے، جن میں بنیادی آزادیوں پر وسیع پیمانے پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔

ان اقدامات نے اس علاقے کی سیاسی، قانونی اور آبادیاتی حیثیت کو متاثر کیا ہے اور جس کی جانب عالمی ضمیر کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

5 اگست 2019 سے بھارت کے متنازعہ جموں و کشمیر میں یک طرفہ اقدامات مسلسل اس بات پر زور دیتے آئے ہیں کہ ان اقدامات سے بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔

جموں و کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف واضح، مستقل اور اصولی ہے۔ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن، استحکام کا قیام ہمارے مفاد میں ہے۔ جموں و کشمیر کے تنازعے کے منصفانہ اور پرامن حل کے بغیر ممکن نہیں، ایسا حل جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق ہو۔

اس موقع پر، میں اس بے مثال کشمیری عزم و خود اعتمادی اور پرامن کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے اپنے حقوق کے حصول کے لیے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ ان کی کوششیں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ جبر و استبداد کے ذریعے کشمیری عوام کی امنگوں کو دبایا نہیں جا سکتا۔

یوم سیاہ، جموں و کشمیر کے موقع پر ہمارے عزم میں شدید مطالعہ کا بڑھتے ہوئے عزم میں۔ اپنے بنیادی حقوق کے لیے ان کی مسلسل جدوجہد اس بات کی یاد دہانی ہے کہ کسی قوم کی امنگوں کو جبر اور تشدد کے ذریعے نہیں دبایا جا سکتا۔ ان کی قربانیاں اور حق خود ارادیت کے لئے جدوجہد بین الاقوامی برادری کی توجہ کی مستحق ہے۔

اس موقع پر، پاکستان بین الاقوامی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط متنازعہ جموں و کشمیر کے عوام کے لیے، اپنی غیر متزلزل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔ ہم جموں و کشمیر کے عوام کی مسلسل فورمز پر ان کی آواز بلند کرتے رہیں گے اور جموں و کشمیر میں پرامن، منصفانہ حل کی بحالت جاری رکھیں گے۔



### محمد اسحاق ڈار
نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ اسلامی جمہوریہ پاکستان

یوم سیاہ جموں و کشمیر کے موقع پر، ہم 27 اکتوبر 1947 کے ان واقعات کو یاد کرتے ہیں جب بھارتی فوج سری نگر میں داخل ہوئی، جس سے جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک طویل اور دردناک باب کا آغاز ہوا۔ تقریباً آٹھ دہائیاں گزرنے کے بعد بھی بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط جموں و کشمیر (IIOJK) کے عوام اس پریشان کن حقیقت کے نتائج بھگت رہے ہیں اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں میں تسلیم شدہ اپنے حق خود ارادیت سے محروم چلے آ رہے ہیں۔

بھارت کے غیر قانونی زیر تسلط متنازعہ جموں و کشمیر کے عوام طویل سیاسی بے چینی، بنیادی آزادیوں کی پامالیوں اور انسانی حقوق سے متعلق سنگین مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود کشمیری عوام نے نسل در نسل غیر معمولی ہمت، قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنی شناخت، عزت و وقار اور سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ ان کی قربانیاں احترام کے ساتھ یاد رکھے جانے کے لائق ہیں اور ان کی آواز کو سنا جانا چاہیے۔

5 اگست 2019، کے بعد ہونے والے واقعات نے مسئلہ جموں و کشمیر کو مزید سنگین اور تشویش ناک صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ یک طرفہ آئینی اور انتظامی اقدامات، نیز طویل مواصلاتی بندشیں، سیاسی سرگرمیوں اور بنیادی آزادیوں پر پابندیاں، طویل عرصے تک گرفتار رکھنا اور ایسے اقدامات جن سے علاقے کی آبادی اور سیاسی حیثیت متاثر ہونے کا خدشہ ہے، کشمیری عوام کے مستقبل کے حوالے سے تشویش میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ان اقدامات کو جموں و کشمیر کی حیثیت اور اس تنازع کے بین الاقوامی پہلو سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔

مسئلہ جموں و کشمیر کے حوالے سے پاکستان کا موقف اصولی اور مستقل ہے۔ ہار ماننے پر کوئی بھی ایک فریق تنازعہ ایک طرفہ طور پر بین الاقوامی تسلیم شدہ تنازع کی بنیادی نوعیت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس مسئلے کا پائیدار حل پرامن، منصفانہ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسلسل کشیدگی کی بھی اس بات کو واضح کرتی ہے کہ جنوبی ایشیا میں عدم استحکام کی بنیادی وجہ ایک کو حل کرنا ضروری ہے۔ خطے میں امن کے قیام کے لیے مسلسل سفارتی کوششیں، بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام اور مسئلہ جموں و کشمیر کے حل کے لیے بامعنی اقدامات ناگزیر ہیں۔ عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ کو چاہیے کہ وہ امن کے فروغ اور اس دیرینہ تنازعے سے متاثرہ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے۔

یوم سیاہ جموں و کشمیر کے موقع پر میں کشمیری عوام کی ان لٹکوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے بے پناہ مشکلات برداشت کیں اور عظیم قربانیاں دیں۔ میں ان خاندانوں کے ساتھ بھی یکجہتی کا اظہار کرتا ہوں جو آج تک اس غیر حل شدہ تنازع کے اثرات اور مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔

وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران حکومت پاکستان میں جموں و کشمیر کے عوام کی مسلسل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ہم کشمیری عوام کے جائز حقوق کے لیے آواز بلند کرتے رہیں گے اور عالمی برادری کے سامنے ان کے مسائل اور غیر ثابت کو اجاگر کرتے رہیں گے۔

یوم سیاہ جموں و کشمیر صرف ماضی کو یاد کرنے کا دن نہیں بلکہ یہ ہمیں اپنی اخلاقی ذمہ داری کا احساس بھی دلاتا ہے کہ ہم اپنے مستقبل کے لیے کوششیں جاری رکھیں جس میں غیر قانونی بھارتی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام امن، تحفظ اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کا حق حاصل ہو۔



### انجینئر امیر مقام
وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران حکومت پاکستان

27 اکتوبر 1947 کے واقعات کی یاد تازہ کرنے کے لیے یوم سیاہ ہو، کشمیر اور جموں و کشمیر سال منانا چاہیے۔ اس دن، زبردستی قبضہ میں سری نگر میں داخل ہوئی، جس نے جموں و کشمیر کی تاریخ کے ایک طویل اور دردناک باب کا آغاز کیا۔ تقریباً آٹھ دہائیاں گزرنے کے باوجود حل نہیں ہو سکا۔ یہ ان کشمیری عوام کی مشکلات، قربانیوں اور جدوجہد کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے لیے گئے بین الاقوامی وعدوں، بالخصوص حق خود ارادیت کی تعمیل کا بھی دن ہے۔

تقریباً آٹھ دہائیوں سے غیر قانونی بھارتی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام طویل سیاسی بے چینی، بنیادی آزادیوں کی پامالیوں اور انسانی حقوق سے متعلق سنگین مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود کشمیری عوام نے نسل در نسل غیر معمولی ہمت، قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنی شناخت، عزت و وقار اور سیاسی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ ان کی قربانیاں احترام کے ساتھ یاد رکھے جانے کے لائق ہیں اور ان کی آواز کو سنا جانا چاہیے۔

5 اگست 2019، کے بعد ہونے والے واقعات نے مسئلہ جموں و کشمیر کو مزید سنگین اور تشویش ناک صورت حال سے دوچار کر دیا ہے۔ یک طرفہ آئینی اور انتظامی اقدامات، نیز طویل مواصلاتی بندشیں، سیاسی سرگرمیوں اور بنیادی آزادیوں پر پابندیاں، طویل عرصے تک گرفتار رکھنا اور ایسے اقدامات جن سے علاقے کی آبادی اور سیاسی حیثیت متاثر ہونے کا خدشہ ہے، کشمیری عوام کے مستقبل کے حوالے سے تشویش میں اضافہ کر رہے ہیں۔ ان اقدامات کو جموں و کشمیر کی حیثیت اور اس تنازع کے بین الاقوامی پہلو سے الگ کر کے نہیں دیکھا جا سکتا۔

مسئلہ جموں و کشمیر کے حوالے سے پاکستان کا موقف اصولی اور مستقل ہے۔ ہار ماننے پر کوئی بھی ایک فریق تنازعہ ایک طرفہ طور پر بین الاقوامی تسلیم شدہ تنازع کی بنیادی نوعیت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اس مسئلے کا پائیدار حل پرامن، منصفانہ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسلسل کشیدگی کی بھی اس بات کو واضح کرتی ہے کہ جنوبی ایشیا میں عدم استحکام کی بنیادی وجہ ایک کو حل کرنا ضروری ہے۔ خطے میں امن کے قیام کے لیے مسلسل سفارتی کوششیں، بین الاقوامی ذمہ داریوں کا احترام اور مسئلہ جموں و کشمیر کے حل کے لیے بامعنی اقدامات ناگزیر ہیں۔ عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ کو چاہیے کہ وہ امن کے فروغ اور اس دیرینہ تنازعے سے متاثرہ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے۔

یوم سیاہ جموں و کشمیر کے موقع پر میں کشمیری عوام کی ان لٹکوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنہوں نے بے پناہ مشکلات برداشت کیں اور عظیم قربانیاں دیں۔ میں ان خاندانوں کے ساتھ بھی یکجہتی کا اظہار کرتا ہوں جو آج تک اس غیر حل شدہ تنازع کے اثرات اور مشکلات برداشت کر رہے ہیں۔

وفاقی وزیر برائے امور کشمیر، گلگت بلتستان و سیفران کی حیثیت سے میں حکومت پاکستان کی جانب سے غیر قانونی بھارتی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام کی مسلسل سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہوں۔ ہم کشمیری عوام کے جائز حقوق کے لیے آواز بلند کرتے رہیں گے اور عالمی برادری کے سامنے ان کے مسائل اور غیر ثابت کو اجاگر کرتے رہیں گے۔



### عطاء اللہ تارڑ
وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات

27 اکتوبر یوم سیاہ کشمیر ہمیں اس ہتھ دھرمی کی یاد دلاتا ہے جب 1947ء میں بھارتی افواج نے جموں و کشمیر میں داخل ہو کر کشمیری عوام کو ان کے بنیادی حق خود ارادیت سے محروم رکھنے کے ایک طویل سلسلے کا آغاز کیا۔

کشمیری عوام کی قربانیاں، استقامت اور حق خود ارادیت کے لیے ان کی جدوجہد تاریخ کا روشن باب ہیں۔ تمام تر مظالم اور مشکلات کے باوجود کشمیری عوام کے عزم کو متزلزل نہیں کیا جا سکا۔

پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھنے کے عزم پر قائم ہے۔ ہم عالمی برادری اور اقوام متحدہ پر زور دیتے ہیں کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا تسلیم شدہ حق خود ارادیت دلانے اور متنازعہ جموں و کشمیر میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔

مسئلہ جموں و کشمیر کا منصفانہ اور پائیدار حل اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق ہی ممکن ہے۔

کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی میں ان کی قربانیوں کو سلام پیش کرتے ہیں اور اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کی حمایت جاری رکھے گا۔





# یومِ سیاہ کشمیر

## حقِ خودارادیت کی جدوجہد اور عالمی ضمیر کا امتحان

تحریر: سید مجتبیٰ رضوان

27 اکتوبر کشمیری عوام کی تاریخ کا وہ سیاہ دن ہے جب 1947ء میں بھارتی افواج سری نگر میں داخل ہوئیں۔ یہ دن کشمیری عوام کے لیے دکھ، کرب اور جدوجہد کی علامت بن چکا ہے۔ ہر سال دنیا بھر میں مقیم کشمیری اور پاکستانی اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر مناتے ہیں تاکہ عالمی برادری کو یاد دلایا جا سکے کہ کشمیر کا مسئلہ آج بھی حل طلب ہے اور کشمیری عوام اپنے بنیادی حق، یعنی حق خود ارادیت، کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔

تقسیم برصغیر کے وقت ریاست جموں و کشمیر ایک متنازع خطہ بن گئی۔ اس وقت کے حالات، ریاست کے مستقبل سے متعلق فیصلوں اور بھارتی افواج کی آمد نے ایسے تنازعے کو جنم دیا جس کے اثرات آج تک جنوبی ایشیا کی سیاست، امن اور سلامتی پر مرتب ہو رہے ہیں۔ کشمیری عوام کی خواہشات کو مرکزی حیثیت دیے بغیر اس مسئلے کا پائیدار حل ممکن نہیں۔

اقوام متحدہ نے کشمیر کے تنازعے پر متعدد قراردادیں منظور کیں، جن میں کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دینے کے اصول کو تسلیم کیا گیا۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ ان قراردادوں پر عمل درآمد کیا جائے اور کشمیری عوام کو آزادانہ طور پر اپنی رائے دینے کا موقع فراہم کیا جائے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مسئلے کو محض سفارتی بیانات تک محدود نہ رکھے بلکہ منصفانہ اور پائیدار حل کے لیے مؤثر کردار ادا کرے۔

کشمیر کی جدوجہد صرف ایک خطے کی سیاسی حیثیت کا معاملہ نہیں بلکہ انسانی حقوق، آزادی اور انسانی وقار سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ مختلف ادوار میں بھارتی زیر انتظام جموں و کشمیر میں گرفتاریوں، قتل و حرکت پر پابندیوں، مواصلاتی بندشوں اور شہری آزادیوں سے متعلق سنگین خدشات سامنے آتے رہے ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی اداروں نے بھی مختلف مواقع پر ان معاملات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ان الزامات اور خدشات کی شفاف تحقیقات اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری ضروری ہے۔

5 اگست 2019ء کو بھارت کی جانب سے جموں و کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت ختم کرنے کے فیصلے نے تنازعے کو ایک نئی جہت دی۔ پاکستان نے اس اقدام کو مسترد کرتے ہوئے کشمیری عوام کے حقوق اور خواہشات کو نظر انداز کرنے کے مترادف قرار دیا۔ اس فیصلے کے بعد خطے کی سیاسی صورتِ حال، شہری آزادیوں اور مستقبل کے حوالے سے بحث مزید شدت اختیار کر گئی۔ مسئلے کے حل کے لیے ضروری ہے کہ کشمیری عوام کی حقیقی نمائندگی اور ان کی خواہشات کو اہمیت دی جائے۔

یوم سیاہ کشمیر ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ آزادی اور انصاف کی جدوجہد آسان نہیں ہوتی۔ کشمیری عوام نے طویل عرصے سے مشکلات برداشت کی ہیں اور اپنے مستقبل کے فیصلے میں شرکت کا مطالبہ برقرار رکھا ہے۔ ان کی قربانیوں اور مشکلات کو سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر انسانی ہمدردی کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان نے ہمیشہ کشمیری عوام کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ پاکستان کا مؤقف ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں اور کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہیے۔ پاکستان عالمی فورمز پر اس مسئلے کو اجاگر کرتا رہا ہے اور انسانی حقوق کی صورتِ حال کی طرف بین الاقوامی توجہ مبذول کرانے کا مطالبہ کرتا رہا ہے۔

تاہم اس مسئلے کے پائیدار حل کے لیے صرف بیانات کافی نہیں۔ پاکستان سمیت تمام متعلقہ فریقوں کو ایسے اقدامات کی حمایت کرنی چاہیے جو کشیدگی میں کمی، مکالمے کے فروغ اور انسانی حقوق کے تحفظ میں مدد دیں۔ تنازعے کے حل کے لیے سنجیدہ مذاکرات، باہمی اعتماد اور بین الاقوامی اصولوں کی پاسداری بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

عالمی برادری، بالخصوص اقوام متحدہ، کو چاہیے کہ وہ کشمیر سے متعلق اپنی قراردادوں اور انسانی حقوق کے اصولوں کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں پر مؤثر اقدام کرے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق شکایات کا غیر جانب دارانہ جائزہ لیا جانا چاہیے اور شہریوں کو بنیادی آزادیوں، تعلیم، صحت اور محفوظ زندگی کے مواقع میسر ہونے چاہئیں۔

کشمیر کا تنازعہ جنوبی ایشیا کے امن و استحکام سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی صلاحیت رکھنے والے ممالک ہیں، اس لیے کسی بھی قسم کی کشیدگی پورے خطے کے لیے خطرات پیدا کر سکتی ہے۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ اختلافات کو طاقت کے بجائے مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ امن کی کوششیں اسی وقت کامیاب ہو سکتی ہیں جب انصاف، برابری اور عوامی خواہشات کو بنیادی حیثیت دی جائے۔

یومِ سیاہ کشمیر کا پیغام واضح ہے کہ کسی بھی تنازعے کا مستقل حل عوام کی خواہشات کو نظر انداز کر کے ممکن نہیں۔ کشمیری عوام کو اپنے مستقبل کے فیصلے میں حقیقی کردار ملنا چاہیے اور ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جانا چاہیے۔ عالمی برادری کو اس مسئلے پر توجہ برقرار رکھتے ہوئے عملی اقدامات کی حمایت کرنی چاہیے۔

27 اکتوبر ہمیں کشمیری عوام کے دکھوں، قربانیوں اور ان کی مسلسل جدوجہد کی یاد دلاتا ہے۔ یہ دن عالمی ضمیر کے لیے بھی ایک سوال ہے کہ کیا آزادی، انصاف اور انسانی حقوق کے اصول ہر قوم کے لیے یکساں اہمیت رکھتے ہیں؟ کشمیر میں پائیدار امن اسی وقت ممکن ہو گا جب تنازعے کا منصفانہ حل تلاش کیا جائے، انسانی حقوق کا احترام کیا جائے اور کشمیری عوام کی جائز خواہشات کو تسلیم کیا جائے۔



/GovtofPakistan
www.moib.gov.pk
وزارتِ اطلاعات ونشریات
حکومتِ پاکستان
URAAN PAKISTAN